جمعرات 27 ستمبر 2012ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 27 ستمبر 2012ء 9 ذیقعد 1433 ہجری 27 تبوک 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 225

ثباتِ قدم اور کفار کے مقابلہ پر نصرت کی دعا

قرآن شریف سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت طالوت جب اپنے دشمن جالوت کے مقابل پر نکلے تو انہوں نے یہ دعا کی جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے ان کو فتح عطا کی اور ان کے دشمن کو سخت ہزیمت اٹھانا پڑی۔

اے ہمارے رب! ہم پر قوت برداشت نازل کر اور (میدان جنگ میں) ہمارے قدم جمائے رکھ اور (ان) کافروں کے خلاف ہماری مدد کر۔ (البقرہ:251)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت ابراہیمؑ نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لہلہاتے کھیت دکھائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا۔ اس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جائے اور خدا کے حکم کے سامنے اس کی اپنی جان، اپنی اولاد، اپنے اقربا و اعزا کا خون بھی خفیف نظر آوے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو ہر ایک پاک ہدایت کا کامل نمونہ تھے، کیسی قربانی ہوئی۔ خونوں سے جنگل بھر گئے۔ گویا خون کی ندیاں بہہ نکلیں۔ باپوں نے اپنے بچوں کو، بیٹوں نے اپنے باپوں کو قتل کیا۔ اور وہ خوش ہوتے تھے کہ اسلام اور خدا کی راہ میں قیمہ قیمہ اور ٹکڑے ٹکڑے بھی کیے جاویں، تو ان کی راحت ہے۔ مگر آج غور کر کے دیکھو کہ بجز ہنسی اور خوشی اور لہو و لعب کے روحانیت کا کونسا حصہ باقی ہے۔ یہ عید الاضحیہ پہلی عید سے بڑھ کر ہے اور عام لوگ بھی اس کو بڑی عید تو کہتے ہیں، مگر سوچ کر بتلاؤ کہ عید کی وجہ سے کس قدر ہیں جو اپنے تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور روحانیت سے حصہ لیتے ہیں اور اس روشنی اور نور کو لینے کی کوشش کرتے ہیں جو اس ضُحی میں رکھا گیا ہے۔ عید رمضان اصل میں ایک مجاہدہ ہے اور ذاتی مجاہدہ ہے اور اس کا نام بذل الروح ہے۔ مگر یہ عید جس کو بڑی عید کہتے ہیں، ایک عظیم الشان حقیقت اپنے اندر رکھتی ہے اور جس پر افسوس! کہ توجہ نہیں کی گئی۔ خدا تعالیٰ نے جس کے رحم کا ظہور کئی طرح پر ہوتا ہے۔ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک یہ بڑا بھاری رحم کیا ہے کہ اور امتوں میں جس قدر باتیں پوست اور قشر کے رنگ میں تھیں، ان کی حقیقت اس امت مرحومہ نے دکھلائی ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 327)

اعزاز و سکالرشپ

مکرم محمد یوسف بقا پوری صاحب ایڈیشنل جنرل سیکرٹری اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

عزیزہ وجیہہ ملک دختر مکرم ذبیح احمد ملک صاحب حلقہ PWD نے بحریہ یونیورسٹی اسلام آباد سے Environmental Science میں BS کے امتحان میں گولڈ میڈل حاصل کیا تھا۔ یہ میڈل اسے 8th Convocation کے موقع پر مورخہ 24 دسمبر 2011ء کو دیا گیا تھا۔ اب عزیزہ کو Commonwealth Scholarship Centre یوکے اور Leads University نے ایک سال کیلئے Environmental Science (Sustainabilitiy & Devolpment Shared میں MS کرنے کیلئے Scholarship دیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا حافظ و ناصر ہو اور اسے اعلیٰ درجہ کی تعلیم حاصل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

واقفین نو توجہ فرمائیں

فضل عمر ہسپتال میں نرسنگ میں تین سالہ نرسنگ اپرنٹس شپ کی کلاسز یکم اکتوبر 2012ء کو شروع ہو رہی ہیں۔ ایسے واقفین نو جو میٹرک سائنس مضامین کے ساتھ پاس کر چکے ہوں اور اس شعبہ میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ فوری طور پر ایڈمنسٹریٹر صاحب فضل عمر ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(وکیل وقف نو)

مشعل راہ

صدقہ خیرات اور دعا بلاؤں کو دور کرتے ہیں

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 22/اکتوبر 2004ء کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تکالیف کے وقت اس کی دعاؤں کو قبول کرے تو اسے چاہئے کہ فراخی اور آرام کے وقت بکثرت دعا کرے۔

(ترمذی کتاب الدعوات ۔باب دعوۃ المسلم مستجابۃ)

پس یہ جو مَیں نے کہا کہ مستقل مزاجی سے عام حالات میں بھی توجہ پیدا ہونی چاہئے یہ حدیث بھی ہمیں یہ بتا رہی ہے کہ صرف تکلیف اور ضرورت کے وقت ہی اللہ تعالیٰ کو نہیں پکارنا بلکہ مستقل اس کے آگے جھکے رہنا ہے۔ اس کو پکارتے رہو۔ اس کے احکامات پر عمل کرتے رہو تو اللہ تعالیٰ جو اپنے بندوں کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتا تمہاری اس حالت میں تمہیں دیکھ کے تمہاری تکلیف دور کرنے کے لئے تمہاری طرف دوڑتا ہوا آئے گا۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَیں بندے کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں۔ جس وقت بندہ مجھے یاد کرتا ہے مَیں اس وقت اس کے ساتھ ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں اس کو اپنے دل میں یاد کروں گا۔ اگر وہ میرا ذکر محفل میں کرے گا تو میں اس بندے کا ذکر اس سے بہتر محفل میں کروں گا۔ اگر وہ میری جانب ایک بالشت بھر آئے گا تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ جاؤں گا۔ اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ آئے گا تو میں اس کی طرف دو ہاتھ جاؤں گا۔ اگر وہ میری طرف چل کر آئے گا تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاؤں گا۔ (ترمذی کتاب الدعوات ۔باب فی حسن الظن باللّٰہ عز و جل)

پس ہر احمدی کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنی زبانیں تر رکھیں اور یہ کوشش ہونی چاہئے کہ ہمارا ہر فعل اور ہر عمل اور اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنے والا ہر قدم ایسا ہو جس سے اللہ تعالیٰ دوڑ کر ہمارے پاس آئے اور ہمیں اپنے پیار کی چادر میں لپیٹ لے۔

حضرت ابراہیم بن سعدؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذوالنون یعنی حضرت یونسؑ نے مچھلی کے پیٹ میں جو دعا کی وہ یہ ہے کہ لَااِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ (۔) دعا کو جو بھی ...... کسی ابتلاء کے وقت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی دعا ضرور قبول فرمائے گا۔

(ترمذی کتاب الدعوات ۔باب ما جاء فی عقد التسبیح باللّٰہ)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: اس سے ایک سبق ملتا ہے کہ تقدیر کو اللہ بدل دیتا ہے اور رونا دھونا اور صدقات (یہ جو حضرت یونسؑ کی قوم کا واقعہ ہوا تھا یہ اس بارے میں ہے) فرد قرارداد جرم کو بھی ردّی کر دیتے ہیں۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 155 جدید ایڈیشن) یعنی اگر کوئی فیصلہ ہو بھی گیا ہو تب بھی وہ بدلا جاتا ہے۔ پس صدقہ خیرات اور دعا بلاؤں کو دور کر دیتا ہے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ: ’’مَیں تمہیں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ جو لوگ قبل از نزول بلا دعا کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں اور صدقات دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرتا ہے اور عذاب الٰہی سے ان کو بچا لیتا ہے۔ میری ان باتوں کو قصہ کے طور پر نہ سنو۔ مَیں نُصْحًا لِلّٰہ کہتا ہوں اپنے حالات پر غور کرو اور آپ بھی اور اپنے دوستوں کو بھی دعا میں لگ جانے کے لئے کہو۔ استغفار، عذاب الٰہی اور مصائبِ شدیدہ کے لئے سپر کا کام دیتا ہے۔ (یعنی ڈھال کا کام دیتا ہے)۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔)۔ اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ اس عذاب الٰہی سے تم محفوظ رہو تو استغفار کثرت سے پڑھو‘‘۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 134 جدید ایڈیشن) اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ اللہ ایسا نہیں کہ انہیں عذاب دے جبکہ وہ بخشش طلب کر رہے ہیں۔

(روزنامہ الفضل 30 دسمبر 2004ء)

آقا کی خوشبو

مشتاقانِ دید جلسہ سالانہ سے واپسی پر

کریں گے رخشاں تر اپنی زمینوں آسمانوں کو
کہ رزقِ نُور لے کے پلٹے طائر آشیانوں کو

یہ ایسی بزمِ مے سے معرفت کے جام پی آئے
جہاں سب بھول جائیں شش جہت کے بادہ خانوں کو

یہ پروانے ہتھیلی پر سجا لائے چراغوں کو
کہ ضو افروز کر دیں دنیا بھر کے شمع دانوں کو

انہی پروانوں کا کہنا ہے ہم ہیں ایسے دیوانے
کمالِ ہوش مندی دیں ہمی سارے زمانوں کو

ہماری کشتیاں ابرِ کرم کے رُخ پہ چلتی ہیں
کہ طوفاں کھولتے ہیں خود ہمارے بادبانوں کو

خوشا اُس بزمِ عرفان سے سمیٹے ہم نے بھی گوہر
خوشا ہم جھولیوں میں بھر کے لائے ہیں خزانوں کو

ہم اپنے آقا کی خوشبو کو سینوں میں سمو لائے
جو مہکائے ہمارے آنگنوں کو دل کے خانوں کو

مبارک احمد عابدؔ

چوہدری شبیر احمد صاحب کے لئے قطعہ تاریخ وفات

’’اب خلافت کا مدح خواں قدسیؔ‘‘
2012

شاعرِ خوش نوا کہاں ڈھونڈیں
بلبلِ گلشنِ مسیح تھا وہ
رس بھری وہ صدا کہاں ڈھونڈیں

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے بیت العطاؤلورہیمپٹن ۔ برطانیہ کا افتتاح

بیت الذکر کی تعمیر کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ ایسی عبادت جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں پسندیدہ اور مقبول ہو۔

بیوت الذکر بے شک چھوٹی چھوٹی ہوں لیکن یہ جماعت اور دین حق کی اشاعت کا ذریعہ بنتی ہیں۔

اگر آپ عبادت کرنے والے، دوسروں کے حقوق ادا کرنے والے اور دین حق کا پیغام پہنچانے والے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی عطا کے نظارے دیکھنے والے ہوں گے۔

بیت العطا کی عمارت پہلے ایک چرچ تھا جسے 2010ء میں 93 ہزار پاؤنڈ میں خریدا گیا اور پھر اس کو بیت الذکر کے طور پر تیار کیا گیا۔

بیت الذکر کے افتتاح پر میئر آف ولورہیمپٹن ممبران پارلیمنٹ، بشپ آف ولورہیمپٹن اور لوکل کونسلر کی طرف سے مبارکباد اور نیک جذبات کا اظہار

بیت العطا کے افتتاح کے موقع پر احمدی اور دیگر مہمانوں کے ساتھ منعقدہ 2 تقاریب میں حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب (17 مارچ 2012ء)

رپورٹ مرتبہ: مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ یو۔کے

حضرت مسیح موعود کی جماعت کے عظیم الشان کاموں میں سے ایک کام یہ ہے کہ ایسی بیوت الذکر بنائی جائیں جو اس ہدایت کو پھیلانے والی ہوں جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے اور جو پوری حفاظت کے ساتھ قرآن مجید اور سنت نبویؐ میں موجود ہے۔

اس ضرورت کو پورا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اب تک 16 ہزار سے زائد بیوت الذکر دنیا کے مختلف ممالک میں بنا چکی ہے اور اس مقصد کے لئے جماعت کے مرد وزن اور بچے بے مثال مالی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق پا رہے ہیں اور یہ سلسلہ مسلسل جاری ہے۔

بیت العطاؤلورہیمپٹن کا افتتاح

برطانیہ کا ایک اہم شہر ولورہیمپٹن ہے جہاں مورخہ 17 مارچ 2012ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کی پہلی بیت الذکر کا افتتاح فرمایا۔ اس بیت الذکر کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت العطا رکھا ہے۔ شام پانچ بجے حضور انور مع حضرت بیگم صاحبہ و دیگر اراکین قافلہ بیت العطا میں تشریف لائے جسے احباب نے اچھی طرح سجایا ہوا تھا۔ حضور انور کے تشریف لانے پر مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یو۔کے، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت فضل لندن، مکرم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب ریجنل امیر مڈلینڈ ریجن، مکرم مولوی عبدالغفار صاحب ریجنل مشنری اور مکرم ملک یاسین صاحب صدر جماعت احمدیہ وُلورہیمپٹن نے آگے بڑھ کر حضور انور کا استقبال کیا۔ اس موقع پر بچوں اور بچیوں نے نہایت محبت و احترام اور جوش و خروش سے استقبالیہ ترانے پڑھے۔ سب سے پہلے حضور انور نے بیت الذکر بیت العطا کی یادگاری افتتاحی تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ جس کے بعد حضور انور نے بیت الذکر کے احاطہ میں ایک یادگاری پودا لگایا۔ اس کے بعد حضور انور بیت الذکر کے اندر تشریف لے گئے۔

افتتاحی تقریب

حضور انور کے بیت الذکر کے محراب میں تشریف فرما ہونے کے بعد احباب جماعت کے ساتھ افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کا اردو ترجمہ مکرم مولانا عبدالغفار صاحب ریجنل مشنری نے پیش کیا۔ تلاوت کردہ آیات کا انگریزی ترجمہ مکرم مظفر کلارک صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے اپنی مختصر رپورٹ میں فرمایا کہ سب سے پہلے مَیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو اس بیت الذکر کے افتتاح کے لئے تشریف لائے ہیں۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر سید فاروق احمد صاحب مرحوم سابق ریجنل امیر مڈلینڈ ریجن کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جنہیں مڈلینڈ میں پانچ نئی بیوت الذکر بنانے کا ٹارگٹ دیا گیا تھا اور خدا کے فضل سے اپنی زندگی میں انہوں نے اس ٹارگٹ کو پورا کر دیا۔ ان کے لئے دعا کی خصوصی درخواست ہے۔ اسی طرح یہ ذکر بھی کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 1978ء میں برطانیہ کا دورہ فرمایا تھا اور ایک پریس کانفرنس میں اس عزم کا اظہار فرمایا تھا کہ ہم گلاسگو، ہڈرزفیلڈ اور ولورہیمپٹن میں بھی بیوت الذکر بنائیں گے۔ (بحوالہ اخبار برمنگھم پوسٹ 14 اکتوبر 1978ء)۔ الحمدللہ آج ولورہیمپٹن میں بیت الذکر کے قیام کے ساتھ حضور کی یہ خواہش پوری ہو رہی ہے۔ ولورہیمپٹن جماعت 1999ء میں قائم ہوئی جبکہ اس جماعت کے افراد کی کُل تعداد صرف 20 تھی۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی تعداد 42 ہو گئی ہے۔ بیت الذکر کی عمارت پہلے ایک چرچ تھا جو 2010ء میں 93 ہزار پاؤنڈ میں خریدا گیا اور اس کے بعد اس کو بیت الذکر کے طور پر تیار کیا گیا۔

مالی قربانی کے لحاظ سے ملک یاسین صاحب اور ان کی فیملی قابل ذکر ہیں جنہوں نے سارا خرچ برداشت کیا ہے اور اس بیت الذکر کی تیاری کے لئے مکرم ناصر خان صاحب سیکرٹری جائیداد و نائب امیر یو۔کے کے ساتھ مکرم نسیم بٹ صاحب، ظہیر جتوئی صاحب، شاہد صاحب اور اُن کی ٹیم اور میاں صفدر علی صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور نے فرمایا:

الحمدللہ آج ہمیں ایک اور بیت الذکر کے افتتاح کی توفیق مل رہی ہے۔ بیوت الذکر بے شک چھوٹی چھوٹی ہوں لیکن یہ جماعت اور دعوت الی اللہ کا ذریعہ بنتی ہیں۔ بیوت الذکر کا بنانا ہی کافی نہیں۔ اب نئے سرے سے افراد جماعت کا کام شروع ہوا ہے۔ اب اس بیت کو دین حق کا پیغام پہنچانے کا ذریعہ بننا چاہئے۔ بیت کی تعمیر کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ ایسی عبادت جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں پسندیدہ اور مقبول ہو۔ دو مقاصد کو کبھی نہ بھولیں۔ پہلا مقصد عبادت الٰہی ہے اور دوسرا مقصد اس علاقے میں دین حق کا پیغام پہنچانا ہے۔ یہ مقاصد پورا کرنے کیلئے ضروری ہے کہ خالص ہو کر عبادت کریں اور آپس میں پیار اور محبت سے رہیں۔ پھر دعوت الی اللہ ہو گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن ہمیشہ آخرت کی حسنات کا خیال رکھتا ہے اس کے بعد اس کی دنیوی کوششوں کو بھی پھل لگتا ہے اسی لئے دعا سکھائی رَبَّنَا اٰتِنَا...... کہ دنیا کی حسنات کے ساتھ دین کی حسنات بھی مانگو کیونکہ وہی دائمی حسنات ہیں۔ دین کی حسنات عبادت سے حاصل ہوتی ہیں۔ مومن کی دنیا کی حسنات بھی آخرت کے لئے ہوتی ہیں۔ دنیا دار صرف دنیا کے لئے دعا کرتا ہے، مومن دین اور دنیا دونوں کے لئے دعا کرتا ہے۔ اس بیت کا نام بیت العطا رکھا گیا ہے جس میں یہ اشارہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ہی عطا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

سب کچھ تری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

حضور انور نے فرمایا کہ قربانی کرنے والوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ دینے والا خدا ہی ہے اور جب بندہ خدا کی راہ میں قربانی کرتا ہے تو اسے خدا تعالیٰ اور دیتا ہے اور اس طرح یہ سلسلہ چلتا چلا جاتا ہے۔ قربانی کے بعد انعام بھی ایک عطا ہے اور قربانی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ بے انتہا نوازتا ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کو کوئی روک نہیں سکتا۔ (سورۃ بنی اسرائیل: 21)

اب اس بیت کو احمدیت کے پیغام کو پہنچانے کا ذریعہ بننا چاہئے۔ اگر آپ عبادت کرنے والے، دوسروں کے حقوق ادا کرنے والے اور دین حق کا

پیغام پہنچانے والے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی عطا کے نظارے دیکھنے والے ہوں گے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔آمین۔

خطاب کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کرائی اور اس کے بعد مستورات کی طرف تشریف لے گئے جہاں خواتین اور بچیوں نے حضور انور کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ کچھ دیر کے بعد دوبارہ بیت الذکر میں مردوں کی طرف تشریف لے آئے جہاں احباب نے حضور انور کے ساتھ یادگار تصاویر بنوائیں۔ بعد ازاں حضور انور نے نماز مغرب وعشاء باجماعت پڑھائیں۔

مہمانوں کے ساتھ خصوصی تقریب

شام سات بجے بیت العطا کے ساتھ ملحق احاطہ میں ایک مارکی کے اندر غیراز جماعت مہمانوں کے ساتھ ایک فنکشن ہوا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کرسیٔ صدارت پر تشریف فرمانے کے بعد فنکشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

مکرم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب ریجنل امیر مڈلینڈ نے اپنی مختصر تقریر میں مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور خاص طور پر حضور انور کا شکریہ ادا کیا کہ اپنی غیرمعمولی مصروفیات کے باوجود بیت الذکر کے افتتاح کیلئے تشریف لائے ہیں۔انہوں نے اللہ تعالیٰ کا بھی شکرادا کیا کہ اس نے ایک چھوٹی سی جماعت کو بغیر کسی بیرونی مدد کے بیت الذکر بنانے کی توفیق دی ہے۔انہوں نے مکرم امیر صاحب اور اُن کے رفقائے کار کا بھی شکریہ ادا کیا اور اس کے ساتھ ولور ہیمپٹن سٹی کونسل کے افسران کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے چرچ کو بیت الذکر میں تبدیل کرنے کی منظوری دینے میں ہر قسم کا تعاون کیا۔

میئر آف ولور ہیمپٹن کا ایڈریس

میئر آف ولور ہیمپٹن کونسلر Bert Turner نے اپنے خطاب میں کہا کہ مجھے اس بات پر خوشی ہے کہ مَیں اپنے شہر کی طرف سے جناب امام جماعت احمدیہ عالمگیر کو خوش آمدید کہہ رہا ہوں۔ ولور ہیمپٹن شہر میں بہت سی قوموں کے لوگ آباد ہیں اور ولور ہیمپٹن سٹی کونسل سب لوگوں کو اکٹھا رکھنے کے لئے ہردم کوشاں رہتی ہے اور ہر طبقے کے لوگوں کی ضروریات کا خیال رکھتی ہے۔ مجھے آپ لوگوں کی تعلیم ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' بہت اچھی لگتی ہے۔ اسی طرح آپ کا سب لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہنے کا جذبہ بھی قابل تعریف ہے۔ ایک چرچ کا بیت الذکر کیلئے استعمال ہونا بھی بہت اچھا ہے کیونکہ یہ کمیونٹی کی فلاح و بہبود کے لئے استعمال ہوگی۔

ممبر آف پارلیمنٹ کا خطاب

لیبر پارٹی سے تعلق رکھنے والے ممبر آف پارلیمنٹ Mr. Pat McFadden نے اپنے خطاب میں سب سے پہلے حاضرین کو السلام علیکم کہا اور پھر کہا کہ آپ لوگوں کے ساتھ آج کی شام گزار کر مَیں بہت خوشی محسوس کر رہا ہوں خاص طور پر جماعت احمدیہ کے بین الاقوامی لیڈر کو خوش آمدید کہتے ہوئے مجھے فخر ہے۔اسی طرح جماعت احمدیہ برطانیہ کے امیر، علاقہ کے میئر، کونسلرز اور دیگر مہمانوں کو بھی مَیں خوش آمدید کہتا ہوں۔ ملک یاسین خان صاحب صدر جماعت احمدیہ ولور ہیمپٹن قابل تعریف ہیں جنہوں نے اپنی جماعت کے افراد کو ساتھ لے کر اس شہر کی بہت خدمت کی ہے۔ اس پر بھی مَیں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مَیں یہاں صرف مہمان کے طور پر نہیں آیا بلکہ ایک ہمسایہ کے طور پر بھی آیا ہوں۔مَیں نے اس بلڈنگ کو اپنی آنکھوں کے سامنے تبدیل ہوتے دیکھا ہے۔سٹی کونسل نے بھی بہت تعاون کیا اور سٹی کونسل تمام مذاہب کے ساتھ اچھے تعلقات رکھنے کی کوشش کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ کا ایک پمفلٹ مَیں نے دیکھا ہے جس میں لکھا تھا کہ ہر شخص اپنے مذہب میں آزاد ہے۔ یہ بہت اعلیٰ تعلیم ہے۔سب ممالک میں اس پر عمل ہونا چاہئے تاہم یوکے میں اس پر عمل ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ نے گزشتہ سو سالوں میں شاندار کام کیا ہے۔کوئی بھی جماعت جو محبت کو فروغ دے اور نفرت کو دُور کرے وہ قابل تعریف ہے۔اس جماعت نے عملی طور پر انسانیت کی خدمت کی ہے۔سونامی کے متأثرین کے لئے، پاکستان کے زلزلہ زدگان کے لئے اور ہیٹی کے زلزلے کے متأثرین کے لئے خدمت کرکے اس جماعت نے بہترین نمونہ دکھایا ہے۔ یہ جماعت ساری دنیا کے لوگوں کی بلاامتیاز خدمت کر رہی ہے جو بہت قابل تحسین ہے۔ بطور لوکل ممبر آف پارلیمنٹ مَیں آپ کے لئے ہمیشہ نیک تمنائیں رکھتا ہوں۔

ممبر آف پارلیمنٹ کا خطاب

خاتون ایم پی Ms. Emma Reynolds نے اپنے خطاب کا آغاز السلام علیکم سے کیا اور کہا کہ مَیں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب امام جماعت احمدیہ عالمگیر اور باقی سب معزز مہمانوں کو دلی محبت کے ساتھ خوش آمدید کہتی ہوں۔ ملک یاسین صاحب وُلور ہیمپٹن میں جماعت احمدیہ کے ایک بہترین سفیر ہیں۔ چرچ کو (بیت الذکر) میں تبدیل کرنے پر مَیں آپ کو مبارکباد دیتی ہوں۔

مَیں آپ کی بین الاقوامی خدمات اور آپ کے ماٹو Love for all Hatred for none کی وجہ سے آپ کا خاص احترام کرتی ہوں۔ احمدیوں پر پاکستان میں ہونے والے مظالم انسانی حقوق کی افسوسناک خلاف ورزی ہے۔اسی طرح انڈونیشیا، بنگلہ دیش اور بعض دوسرے ممالک میں بھی یہ خلاف ورزیاں ہورہی ہیں۔ہم اپنی حکومت پر زور دے رہے ہیں کہ اس معاملہ میں اپنا موثر کردار ادا کرے۔آخر پر مَیں آپ کو اس (بیت الذکر) کے افتتاح پر دلی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔

بشپ کا پیغام

Rev. John Barnett نے اپنے خطاب میں بشپ آف وُلور ہیمپٹن کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ مَیں خود شامل نہیں ہوسکا تاہم مَیں جماعت احمدیہ کے بین الاقوامی لیڈر کو وُلور ہیمپٹن میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ یاسین صاحب میرے ہمسائے ہیں اس لئے بھی مجھے اس موقع پر شامل نہ ہونے کا افسوس ہے۔ ہم سب کو مذاہب میں اختلاف کو احترام کے ساتھ دیکھنا چاہئے اسی طرح ایک زندہ خدا پر ایمان اور نبیوں پر ایمان کی مشترکہ تعلیم کو ہمیں اکٹھا کرنے کا ذریعہ ہونا چاہئے۔ بائبل میں ایک نبی کی تعلیم مذکور ہے کہ اگر تم اپنے ملک کی خیرخواہی کروگے تو یہ تمہاری اپنے لئے خیرخواہی ہوگی۔آپ کو نئے سنٹر کی مبارکباد ہو اور خدا کرے آپ ہمیشہ ترقی کرتے رہیں۔

کونسلر الیاس مٹو صاحب کا خطاب

کونسلر الیاس مٹو صاحب (Councillor Elias Mattu) نے کہا کہ مجھے اس تقریب میں شرکت کرکے بہت خوشی محسوس ہورہی ہے۔ آج میری بھانجی کی شادی تھی لیکن مَیں اس کے باوجود یہاں آیا ہوں کیونکہ آپ کی جماعت سے میرا خاص تعلق ہے۔ محبت اور امن کے الفاظ تو اکثر بولے جاتے ہیں لیکن ان پر عمل کم ہوتا ہے لیکن جماعت احمدیہ ان پر عمل بھی کرتی ہے۔مَیں نے جماعت کے کئی فنکشن دیکھے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے افراد بہت دوستی پسند ہیں۔ اگر میرے لئے ممکن ہوتا تو مَیں شہر کے ہر لیمپ پوسٹ پر Love for all Hatred for none کے الفاظ آویزاں کروادیتا۔ یہ بلڈنگ بہت خستہ حالت میں تھی۔کئی سالوں سے خالی تھی لیکن خدا کا شکر ہے کہ جماعت احمدیہ نے بہت محنت کرکے اس کا نقشہ بدل دیا ہے۔ولور ہیمپٹن میں مختلف مذاہب اور قوموں کے لوگ رہتے ہیں جو 62 زبانیں بولنے والے ہیں تاہم بڑے پیار سے رہ رہے ہیں۔ اس شہر میں جماعت احمدیہ کی (بیت الذکر) کی کمی تھی جو آج پوری ہوگئی ہے جس پر مَیں بہت خوش ہوں۔

مہمان مقررین کے خطابات کے بعد حضور انور نے حاضرین کو خطاب سے نوازا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور نے سب حاضرین کو السلام علیکم کہا اور فرمایا: آج کا دن بہت خوشی کا دن ہے۔ خاص طور پر اُن احمدیوں کے لئے جو اس علاقے میں رہتے ہیں کیونکہ سب کو اس بیت الذکر کے افتتاح کا بہت انتظار تھا۔ پہلے مَیں آپ سب مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو وقت نکال کر یہاں تشریف لائے ہیں۔ اس قسم کا رویہ آپ کے اعلیٰ اخلاق کا ثبوت ہے۔ یہ تقریب کوئی دنیاوی تقریب نہیں جہاں دنیاداری کے طریقوں سے خوشیاں منائی جائیں بلکہ یہ ایک مذہبی جگہ کے افتتاح کی تقریب ہے۔ اس لحاظ سے بھی آپ کا آنا قابل قدر ہے۔آپ کا شکریہ ادا کرنے کے ذریعہ خدا کا بھی شکرادا کر رہا ہوں جو کہ خدا کی رضا کے حصول کے لئے ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہاں مَیں اس عام غلط فہمی کو دُور کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کو خوش کرنے کیلئے شدت پسندی کی ضرورت ہے۔ یہ درست نہیں۔ سب کو اپنے دل سے یہ خیال نکال دینا چاہئے کیونکہ یہ دین حق کی تعلیم کے خلاف ہے۔ لوگوں کو جبر سے دین حق میں داخل کرنا ناجائز ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم احمدی ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی جماعت احمدیہ سب مذاہب کے ریفارمر ہیں۔آپ نے سکھایا کہ جو شخص مذہب میں جبر کرتا ہے وہ کسی مذہب کی تعلیم پیش نہیں کرتا۔ ایسا شخص خدا کی خوشنودی حاصل نہیں کرسکتا۔حضرت مسیح موعود نے یہ بھی تعلیم دی کہ اگر تم خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے دل کو ہر شخص کے خلاف خیالات سے پاک کرو حتی کہ دشمن سے بھی بے انصافی نہیں کرنی۔قرآن کریم فرماتا ہے: اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی کہ انصاف بھی تقویٰ ہے صرف نماز روزہ کافی نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء اسلام کے دور کو دیکھیں تو انہوں نے کبھی جارحانہ جنگیں نہیں کیں بلکہ صرف دفاعی جنگیں کیں جو انصاف پر مبنی تھیں۔قرآن کریم یہ بھی کہتا ہے کہ جنگ کے ختم ہونے کے بعد دشمن پر کوئی زیادتی اور بے رحمی نہ کرو۔ اگر دوسرے تم سے نفرت کا بھی سلوک کریں پھر بھی تم ان سے نفرت نہ کرو اور نہ بے انصافی کرو بلکہ شفقت کا سلوک کرو۔ ایسی تعلیم کی موجودگی میں اسلام کی طرف تشدّد منسوب کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہمارے (۔) مہمانوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ تشدد پسندی انصاف کے خلاف ہے۔ اگر چند لوگ ایسا کر رہے ہیں تو سب (۔) کو الزام نہیں دینا چاہئے۔

بیت الذکر کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ بیت الذکر کے معنے ہیں جہاں سجدہ کیا جاتا ہے،

جہاں مسلمان اکٹھے ہو کر خدا کے سامنے جھکتے ہیں۔ وہ خدا جس نے کہا کہ ہر کام شروع کرنے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھا کرو۔ گویا رحم کرنے والے خدا کے نام کے ساتھ کام شروع کرو۔ خدا کی صفات رحمانیت اور رحیمیت سب مخلوق سے تعلق رکھتی ہیں لیکن انسان سب سے زیادہ ان صفات سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ خدا کی صفات اختیار کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا ان پر رحم کرتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی کے خلاف نفرت کے خیالات کے ساتھ بیت میں داخل ہوتا ہے تو وہ اس تعلیم کے خلاف کرتا ہے۔ سچے مومن کیلئے رحم اور شفقت کی صفات دکھانا ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ آپ کو دین حق کی صحیح تعلیم کا علم ہو گیا ہوگا۔ اسی تعلیم کے مطابق ہم اس بیت کا افتتاح کر رہے ہیں۔ اگر یہی بیت کا مقصد ہے تو یقیناً یہ بحیثیت کیلئے مفید ہے اس لئے مَیں امید کرتا ہوں کہ یہ بیت ان مقاصد کو پورا کرنے والی ہوگی۔ آجکل ساری دنیا میں باہمی تنازعات چل رہے ہیں اس لئے ساری دنیا کو محبت اور امن کی ضرورت ہے۔ تیسری جنگ عظیم کے خطرات بھی سر پر منڈلا رہے ہیں۔ ہم سب کو اس طرف بھی توجہ کرنی چاہئے اور اس کے علاج کے لئے خدا کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ وہی ہمیں تباہی سے بچا سکتا ہے۔

آخر میں حضور نے سب مہمانوں کا ایک بار پھر شکریہ ادا کیا۔

اپنے خطاب کے بعد حضور انور نے ازراہ شفقت میئر آف ولور ہیمپٹن کو اُن کی چیریٹی کے لئے 2500£ کا چیک بطور عطیہ دیا۔ اسی طرح مقامی ممبر آف پارلیمنٹ Mr. Pat McFadden کو بھی ان کی نامزد کردہ چیریٹی کے لئے 2500£ کا چیک عطا فرمایا۔ اس کے علاوہ دیگر خصوصی مہمانوں کو قرآن کریم سمیت لٹریچر کا تحفہ پیش کیا۔

افتتاحی تقریب کے اختتام پر حضور انور نے اجتماعی دعا کرائی اور اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں پُر وقار کھانا پیش کیا گیا۔

ممبر آف پارلیمنٹ کا خطاب

ایک برطانوی ممبر آف پارلیمنٹ Mr. Paul Uppal کچھ تاخیر سے پہنچے۔ حضور انور نے اکرام ضیف کے پیش نظر کھانے کے دوران انہیں بھی خطاب کی اجازت عطا فرمادی۔ موصوف نے بتایا کہ آج ہندوؤں، سکھوں اور عیسائیوں کی کچھ تقریبات تھیں اور مجھے ان سب میں مدعو کیا گیا تھا اس لئے مَیں وہاں سے فارغ ہونے کے بعد یہاں بھی آ گیا ہوں تا کہ اس تقریب میں بھی شرکت سے محروم نہ رہوں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں فیملی لائف پر یقین رکھتا ہوں۔ اس پہلو سے (دین) کی تعلیم بھی بہت اچھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر مذہب کے اندر اچھے اصول ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہر مذہب کے اچھے اصولوں کی قدر کریں اور ان سے فائدہ اٹھائیں۔ انہوں نے بیت الذکر کے افتتاح پر حضور انور اور افراد جماعت کو مبارکباد پیش کی اور شکریہ ادا کیا کہ انہیں دعوت دی گئی۔

تقریب کے آخر میں بہت سے مہمانوں اور احباب جماعت نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا جس کے بعد حضور بیت الذکر دار البرکات برمنگھم تشریف لے گئے جہاں حضور نے رات قیام فرمایا اور اگلے روز بیت المقیت والسال کا سنگ بنیاد رکھا اور بیت الغفور Halesoven (ویسٹ برمنگھم) کا افتتاح فرمایا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام منتظمین، مہمانوں اور مال اور وقت کی قربانی کرنے والوں کو بہترین جزا عطا فرمائے جنہوں نے ان بیوت کی تعمیر اور دیگر انتظامات میں حصہ لیا۔

مکرم خالد محمود شرما صاحب

واقفین نو بچوں کی نمایاں خصوصیات

خدا تعالیٰ سے محبت پیدا کریں

اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کی اصل غرض خود بیان کر دی ہے۔ فرماتا ہے:

''اور میں نے جن وانس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔''

(الذّٰریٰت آیت نمبر 57)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں:

''عبودیت کے معنی عربی میں تذلل کے ہیں اور تذلل کا یہ مفہوم ہے کہ جو دوسرے کا نقش قبول کرے۔ تو عبد کے معنی ہیں حکومت تسلیم کر لینا، نقش تسلیم کر لینا اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے سوائے اس غرض کے انسان کو اور کسی غرض کے لئے نہیں پیدا کیا گیا کہ میرے نقش کو قبول کرے۔ جب انسان کی زندگی کا یہ مقصد ہے تو ہم اس وقت تک اسے پورا نہیں کر سکتے جب تک خدا تعالیٰ کی صفات کو اپنے اندر جذب نہ کریں۔''

(منہاج الطالبین، صفحہ نمبر 23 تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرمودہ 27 دسمبر 1925ء)

اللہ تعالیٰ کی ایک صفت رب ہے یعنی تربیت کرنے والا ''مربی''۔ یہی صفت وہ ماں باپ میں بھی دیکھنا پسند کرتا ہے۔ والدین بچے کی جسمانی اور روحانی تربیت میں خدا تعالیٰ سے دعا کر کے مربی بن کر پیار و محبت سے کام لے کر بچپن سے ہی بچے کے دل میں خدا کا پیار ڈال دیں۔ مثلاً بچے کو بتائیں کہ یہ گھر، گاڑی، اچھی غذائیں، اچھی صحت غرض یہ کہ ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز حتیٰ کہ یہ تمہارے کھلونے سب نعمتیں تمہارے رب کی عطا کردہ ہیں۔ اور یہ سب نعمتیں تمہیں بن مانگے عطا کی ہیں۔ جو کچھ بھی مانگنا ہو خدا سے ہی مانگو۔ اگر اس طرح خدا کی محبت بچے کو گھوٹ کر پلائی جائے گی تو خدا کی عبادت بھی اس کی محبت ذاتی میں ڈوب کر کرے گا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''میں دوزخ اور بہشت پر ایمان لاتا ہوں کہ وہ حق ہیں اور ان کے عذاب اور اکرام اور لذائذ سب حق ہیں۔ لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ انسان خدا کی عبادت دوزخ یا بہشت کے سہارے سے نہ کرے بلکہ محبت ذاتی کے طور پر کرے......''

پھر مزید فرماتے ہیں:

''جیسے ماں اپنے بچے کی پرورش کرتی ہے کیا اس امید پر کہ وہ اسے کھلائے گا۔ نہیں بلکہ وہ جانتی ہی نہیں کہ کیوں اس کی پرورش کر رہی ہے یہاں تک کہ اگر بادشاہ اس کو حکم دیدے کہ اگر یہ بچے کی پرورش نہ کرے گی اور اس سے یہ بچہ مر بھی جاوے تو تجھ کو کوئی سزا نہ دی جاوے گی بلکہ انعام ملے گا تو وہ اس حکم سے خوش ہوگی یا بادشاہ کو گالیاں دے گی؟ یہ محبت ذاتی ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہئے نہ کہ کسی جزا سزا کے سہارے پر۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 90 تا 91)

قناعت پیدا کریں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''تمہیں غافل کر دیا ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی دوڑ نے۔''

(التکاثر آیت نمبر 2)

دین حق ترقی کرنے سے ہرگز نہیں روکتا مگر مغربی معاشرے کی اندھا دھند تقلید اور دنیاوی لحاظ سے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی دوڑ نے ہمارے وہ احمدی گھرانے جہاں واقفین نو کی نوجوان نسل بھی آباد ہے ان کو بھی پیچھے نہیں چھوڑا۔ اگر ہمارے پڑوسی کے پاس نئے ماڈل کی نئی گاڑی ہے تو ہمارے پاس کب آئے گی، اگر کسی دوست کے پاس بڑا گھر ہے تو ہم کب اتنا بڑا گھر خرید پائیں گے۔ ہمارے حلقہ احباب دوستوں نے مخصوص قسم کا حلیہ اپنایا ہے یا لباس پہنا ہوا ہے تو اس اندیشے سے کہ ہم ان میں اجنبی نہ لگیں، انہی لوگوں جیسا روپ دھار لیتے ہیں قطع نظر اس کے کہ ہماری روایات، ہماری تہذیب، دینی تعلیمات اس بات کی اجازت نہیں دیتیں۔ اس حرص و ہوا کی دوڑ کا یہ نتیجہ نکل رہا ہے کہ اس نام نہاد سٹیٹس کو برقرار رکھنے کی خاطر گھر کا ہر فرد چھوٹے سے بڑا مسلسل دنیا کمانے کی خاطر نا ختم ہونے والی گہری دلدل میں گرتا جا رہا ہے۔ حتیٰ کہ چھٹی کے دو دن ہفتہ اور اتوار کو بھی ہمارے بہت سے نوجوان واقفین نو ملازمت میں مصروف نظر آتے ہیں۔ ہمارے ہاں بہت سے جماعتی، تعلیمی، تربیتی پروگرام ہفتہ وار تعطیل کے دوران ہی رکھے جاتے ہیں اور ہماری نوجوان نسل ان پروگراموں سے خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھا سکتی۔ مگر سوال یہ ہے کہ ان واقفین نو بچوں کو کس نے اس دلدل میں دھکیلا ہے؟ کیا وہ والدین جنہوں نے ان بچوں کو خدا کے حضور سجا کر تحفہ کے طور پر پیش کرنا تھا، وہ خدا کی اس امانت میں انجانے میں خیانت کا مرتکب نہیں ہو رہے؟

کاش کہ واقفین نو کے والدین نے اپنے کردار و عمل سے بچپن سے ہی ان بچوں کو بتایا ہوتا کہ دنیا میں تمام خواہشات کبھی پوری نہیں بھی ہوتیں۔ بچپن ہی سے یہ بڑی حکمت عملی کی ضرورت ہے کہ بچہ جب ضد کرے اور مثبت انداز میں اس بات کو قبول کرے کہ کبھی کبھی کوئی چیزیں نہیں ملتیں۔ بچہ کو جو دینا ہے اتنا دے کر سمجھا دیں کہ بس تمہارا حصہ اتنا ہے اس سے زیادہ نہیں ملے گا۔ جب وہ اپنے حصے پر اکتفاء کرنا سیکھ لے گا تو اس میں آہستہ آہستہ قناعت کی عادت بھی پیدا ہو جائے گی۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''یاد رکھو ایسا نہ ہو کہ تم اپنے اعمال سے ساری جماعت کو بدنام کرو۔ شیخ سعدی صاحب فرماتے ہیں۔

بدنام کنندہ نکو نامے چند

بلکہ ایسے بنو تا تم پر خدا تعالیٰ کی برکات اور اس کی رحمت کے آثار نازل ہوں۔ وہ عمروں کو بڑھا بھی سکتا ہے۔ مگر ایک وہ شخص جس کا عمر پانے سے مقصد صرف ورلی دنیا ہی کے لذائذ اور حظوظ ہیں۔ اس کی عمر کیا فائدہ بخش ہو سکتی ہے۔ اس میں تو خدا کا حصہ کچھ بھی نہیں۔ وہ اپنی عمر کا مقصد صرف عمدہ کھانے اور نیند بھر کے سونے اور بیوی بچوں اور عمدہ مکان کے یا گھوڑے وغیرہ رکھنے یا عمدہ باغات یا فصل پر ہی ختم کرتا ہے۔ وہ تو صرف

اپنے پیٹ کا بندہ اور شکم کا عابد ہے۔اس نے تو اپنا مقصد ومطلوب اور معبود صرف خواہشات نفسانی اور لذائذ حیوانی ہی کو بنایا ہوا ہے مگر خداتعالیٰ نے انسان کے سلسلہ پیدائش کی علت غائی صرف اپنی عبادت رکھی ہے۔'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ 184)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

''قناعت کے متعلق میں نے کہا تھا اس کا واقفین سے بڑا گہرا تعلق ہے۔بچپن ہی سے ان بچوں کو قانع بنانا چاہئے اور حرص وہوا سے بے رغبتی پیدا کرنی چاہئے۔عقل وفہم کے ساتھ اگر والدین شروع سے تربیت کریں تو ایسا ہونا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔''

پھر آگے مزید فرمایا:

''غنا کے متعلق میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ قناعت کے بعد پھر غنا کا مقام آتا ہے اور غنا کے نتیجہ میں جہاں ایک طرف امیر سے حسد پیدا نہیں ہوتا وہاں غریب سے شفقت ضرور پیدا ہوتی ہے۔غنا کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ غریب کی ضرورت سے انسان غنی ہو جائے۔انسان اپنی ضرورت سے غیر کی ضرورت کی خاطر غنی ہوتا ہے۔(دینی) غنا میں یہ خاص پہلو ہے جسے نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔اس لئے واقفین بچے ایسے ہونے چاہئیں جو غریب کی تکلیف سے غنی نہ بنیں لیکن امیر کی امارت سے غنی ہو جائیں اور کسی کو اچھا دیکھ کر انہیں تکلیف نہ پہنچے لیکن کسی کو تکلیف میں دیکھ کر وہ ضرور تکلیف محسوس کرے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 فروری 1989ء)

جھوٹ سے نفرت پیدا کریں

''بچہ کے سامنے جھوٹ، تکبر اور ترش روی وغیرہ نہ کرنا چاہئے کیونکہ وہ بھی یہ باتیں سیکھ لے گا۔عام طور پر ماں باپ بچے کو جھوٹ بولنا سکھاتے ہیں۔ماں نے بچے کے سامنے کوئی کام کیا ہوتا ہے مگر جب باپ پوچھتا ہے تو کہہ دیتی ہے میں نے نہیں کیا اس سے بچہ میں بھی جھوٹ بولنے کی عادت پیدا ہو جاتی ہے۔میرا یہ مطلب نہیں کہ بچے کی غیر موجودگی میں ماں باپ یہ کام کریں بلکہ یہ مطلب ہے کہ جو ہر وقت ان عیبوں سے نہیں بچ سکتے وہ کم سے کم بچوں کے سامنے ایسے فعل نہ کریں تا مرض آگے نسل کو بھی مبتلا نہ کرے۔''

(منہاج الطالبین صفحہ نمبر 56 تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرمودہ 27 دسمبر 1925ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں کہ:

''ہر واقف زندگی بچہ جو وقف نو میں شامل ہے بچپن سے ہی اس کو سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہئے اور یہ نفرت اس کو گویا ماں کے دودھ میں ملنی چاہئے۔جس طرح Radiation کسی چیز کے اندر سرایت کرتی ہے اس طرح پرورش کرنے والی باپ کی بانہوں میں سچائی اس بچے کے دل میں ڈوبنی چاہئے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ والدین کو پہلے سے بہت بڑھ کر سچا ہونا پڑے گا۔ضروری نہیں کہ سب واقفین زندگی کے والدین سچائی کے اس اعلیٰ معیار پر قائم ہوں جو اعلیٰ درجہ کے مومنوں کے لئے ضروری ہے۔اس لئے اب ان بچوں کی خاطر ان کو اپنی تربیت کی طرف بھی توجہ کرنی ہوگی اور پہلے سے کہیں زیادہ احتیاط کے ساتھ گھر میں گفتگو کا انداز اپنانا ہوگا اور احتیاط کرنی ہوگی کہ لغو باتوں کے طور پر یا مذاق کے طور پر بھی وہ آئندہ جھوٹ نہیں بولیں گے کیونکہ یہ خدا کی مقدس امانت اب آپ کے گھر میں پل رہی ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 فروری 1989ء)

غصہ کو ضبط کرنے کی عادت

غصہ برداشت کرنے کی عادت ڈالنے کے لئے بچے کو غصے کی نوبت ہی نہ آنے دیں۔ضد میں رونا دراصل غصے کی علامت ہے۔اگر بچہ کسی وجہ سے ضد کرے تو اس کو کسی اور کام میں لگا دیا جائے اور ضد کی وجہ معلوم کر کے اسے دور کرنے کی کوشش کی جائے۔اس لئے غصے سے بچانے کا مطلب ہے کہ درحقیقت اس کیفیت کا موقع ہی نہ آنے دینا ہے۔حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''اور اسی طرح پر بہت سے برے خلق ہوتے ہیں جن کا انسان کو کوئی علم نہیں ہوتا اس لئے کہ وہ ان پر کبھی غور نہیں کرتا اور نہ فکر کرتا ہے۔انہی بداخلاقیوں میں سے ایک غصہ بھی ہے۔جب انسان اس بداخلاقی میں مبتلا ہوتا ہے تو وہ دیکھے کہ اس کی نوبت کہاں تک پہنچ جاتی ہے۔وہ ایک دیوانہ کی طرح ہوتا ہے۔اس وقت جو اس کے منہ میں آتا ہے کہہ گزرتا ہے اور گالی وغیرہ کی کوئی پروا نہیں کرتا۔اب دیکھو کہ اسی ایک بداخلاقی کے نتائج کیسے خطرناک ہو جاتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ نمبر 609)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں کہ:

''ہمیں ایسے واقفین بچے چاہئیں جن کو شروع ہی سے اپنے غصے کو ضبط کرنے کی عادت ہونی چاہئے۔جن کو اپنے سے کم علم کو حقارت سے نہیں دیکھنا چاہئے۔جن کو یہ حوصلہ ہو کہ وہ مخالفانہ بات سنیں اور تحمل کا ثبوت دیں۔جب ان سے کوئی بات پوچھی جائے تو تحمل کا ایک یہ بھی تقاضا ہے کہ ایک دم منہ سے کوئی بات نہ نکالیں بلکہ کچھ غور کر کے جواب دیں۔یہ ساری ایسی باتیں ہیں جو بچپن ہی سے طبیعتوں میں اور عادتوں میں رائج کرنی پڑتی ہیں۔اگر بچپن سے یہ عادتیں پختہ نہ ہوں تو بڑے ہو کر بعض دفعہ ایک انسان علم کے ایک بہت بلند معیار تک پہنچنے کے باوجود ان عام سادہ سادہ باتوں سے محروم رہ جاتا ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 فروری 1989ء)

نظام جماعت کی اطاعت کا جذبہ پیدا کریں

اطاعت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اپنی بات بھی حکمت عملی سے منوائی جائے ورنہ اس دور میں اطاعت گزار والدین تو پائے جاتے ہیں مگر بچے نہیں۔ادھر بچوں نے کوئی مطالبہ کیا ادھر اسے پورا کر دیا گیا۔اس طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔بچے سے چھوٹے چھوٹے کام کروائے جائیں مثلاً یہ چیز وہاں رکھ دو وہ چیز لے آؤ۔اس قسم کی مشق سے اسے کہنا ماننے کی عادت ہوگی۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں کہ:

''نظام جماعت کی اطاعت کی بچپن سے عادت ڈالنا۔اطفال الاحمدیہ سے وابستہ۔ناصرات سے وابستہ کرنا۔خدام الاحمدیہ سے وابستہ کرنا بھی بہت ضروری ہے۔انصاراللہ کی ذمہ داری تو بعد میں آئے گی لیکن پندرہ سال کی عمر تک خدام کی حد تک آپ تربیت کر سکتے ہیں۔خدام کی حد تک اگر تربیت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر انصاراللہ کی عمر میں بگڑنے کا امکان شاذ کے طور پر ہی کوئی ہوگا .... پھر اپنے گھروں میں کبھی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے نظام جماعت کی تخفیف ہوتی ہو یا کسی عہدے دار کے خلاف شکوہ ہوتا ہو۔وہ شکوہ اگر سچا بھی ہے پھر بھی اگر آپ نے اپنے گھر میں کیا تو آپ کے بچے ہمیشہ کے لئے اس سے زخمی ہو جائیں گے۔آپ تو شکوہ کرنے کے باوجود اپنے ایمان کی حفاظت کر سکتے ہیں لیکن آپ کے بچے زیادہ گہرا زخم محسوس کریں گے............ اس لئے اکثر وہ لوگ جو نظام جماعت پر تبصرے کرنے میں بے احتیاطی کرتے ہیں ان کی اولادوں کو کم وبیش ضرور نقصان پہنچتا ہے اور بعض ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جاتی ہیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 فروری 1989ء)

وفا کا مادہ پیدا کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں کہ:

''واقفین بچوں کو وفا سکھائیں۔وقف زندگی کا وفا سے بہت گہرا تعلق ہے۔وہ واقف زندگی جو وفا کے ساتھ آخری سانس تک اپنے وقف کے ساتھ نہیں چمٹتا وہ جب الگ ہوتا ہے تو خواہ جماعت اس کو سزا دے یا نہ دے وہ اپنی روح پر غداری کا داغ لگا دیتا ہے اور یہ بہت بڑا داغ ہے۔اس لئے آپ نے جو فیصلہ کیا ہے اپنے بچوں کو وقف کرنے کا یہ بہت بڑا فیصلہ ہے۔اس فیصلے کے نتیجے میں یا تو یہ بچے عظیم اولیاء بنیں گے یا پھر عام حال سے بھی جاتے رہیں گے اور ان کو شدید نقصان پہنچنے کا بھی احتمال ہے۔بعض بچے شوخیاں کرتے ہیں اور چالاکیاں کرتے ہیں اور ان کو عادت پڑ جاتی ہے۔وہ دین میں بھی پھر ایسی شوخیوں اور چالاکیوں سے کام لیتے رہتے ہیں اور اس کے نتیجے میں بعض دفعہ ان شوخیوں کی تیزی خود ان کے نفس کو ہلاک کر دیتی ہے۔اس لئے وقف کا معاملہ بہت اہم ہے۔واقفین بچوں کو یہ سمجھائیں کہ خدا کے ساتھ ایک عہد ہے جو ہم نے تو بڑے خلوص کے ساتھ کیا ہے لیکن اگر تم اس بات کے متحمل نہیں ہو تو تمہیں اجازت ہے کہ تم واپس چلے جاؤ۔ایک گیٹ اور بھی آئے گا جب یہ بچے بلوغت کے قریب پہنچ رہے ہوں گے اس وقت دوبارہ جماعت ان سے پوچھے گی کہ وقف میں رہنا چاہتے ہو یا نہیں چاہتے .... وقف وہی ہے جس پر آدمی وفا کے ساتھ تادم آخر قائم رہتا ہے۔ہر قسم کے زخموں کے باوجود انسان گھسٹتا ہوا بھی اسی راہ پر بڑھتا ہے۔واپس نہیں مڑا کرتا۔ایسے وقف کے لئے اپنی آئندہ نسلوں کو تیار کریں۔اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 فروری 1989ء)

تقویٰ کے حسن سے سجائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں کہ:

''یہ بچے قربانی کے مینڈھے سے بہت زیادہ عظمت رکھتے ہیں اور ان کے ماں باپ کو اس سے بہت زیادہ محبت سے ان کو خدا کے حضور پیش کرنا چاہئے۔جتنی محبت سے خدا کی راہ میں بکرا ذبح کرنے والا اس کی تیاری کرتا ہے یا مینڈھے کی تیاری کرتا ہے۔ان کا زیور کیا ہے؟ وہ تقویٰ ہے۔تقویٰ ہی سے یہ سجائے جائیں گے۔اس لئے سب سے زیادہ اہمیت اس بات کی ہے کہ ان واقفین نو کو بچپن ہی سے متقی بنائیں۔اور ان کے مال کو پاک اور صاف رکھیں۔ان کے سامنے ایسی حرکتیں نہ کریں جن کے نتیجے میں ان کے دل دین سے ہٹ کر دنیا کی طرف مائل ہونے لگ جائیں۔ان پر اس طرح پوری توجہ دیں جس طرح ایک بہت ہی عزیز چیز کو ایک بہت عظیم مقصد کے لئے تیار کیا جا رہا ہو۔اور اس طرح ان کے دل میں تقویٰ بھر دیں کہ پھر یہ آپ کے ہاتھ میں کھیلنے کی بجائے براہ راست خدا کے ہاتھ میں کھیلنے لگ جائیں۔اور جس طرح ایک چیز دوسرے کے سپرد کر دی جاتی ہے تقویٰ ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعے آپ یہ بچے شروع ہی سے خدا کے سپرد کر سکتے ہیں۔اور درمیان کے سارے واسطے اور سارے مراحل ہٹ جائیں گے۔رسمی طور پر تحریک جدید سے بھی واسطہ رہے گا اور نظام جماعت سے بھی واسطہ رہے گا۔مگر فی الحقیقت بچپن ہی سے جو بچے آپ خدا کی گود میں لا ڈالیں خدا خود ان کو سنبھالتا ہے اور خود ہی ان کا انتظام فرماتا ہے، خود ہی ان کی نگہداشت کرتا ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم دسمبر 1989ء)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم عمران بابر صاحب واقف زندگی مینیجر محمد آباد سٹیٹ سندھ تحریر کرتے ہیں۔

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے بیٹے فاران احمد اشعث واقف نو نے 5 سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 13 ستمبر 2012ء کو آمین کی تقریب کا اہتمام کراچی میں کیا گیا۔ مکرم عبدالخالق سولنگی صاحب مربی سلسلہ نے بچی سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ عزیزم کو قرآن کریم پڑھانے میں اس کی والدہ مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ نے خاص محنت کی۔ عزیزم فاران احمد اشعث مکرم عبدالغفور طارق صاحب سیکرٹری وقف نو حیدر آباد کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب آئی سرجن کراچی کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو قرآن کے نور سے منور فرمائے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق دے نیز خلافت احمدیہ کا سچا خادم بنائے۔ آمین

کامیابی

مکرم محمد سلیم شاہد صاحب نائب امیر ضلع قصور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی دو بیٹیاں مہوش سلیم اور زوبیہ سلیم لاہور کالج فار ویمن میں B.S(Hons) فزکس کی سٹوڈنٹ ہیں۔ چھٹے سمسٹر کا رزلٹ آ گیا ہے۔ مہوش سلیم نے 4GPA اور زوبیہ سلیم نے 3.88GPA حاصل کیا ہے۔ قبل ازیں 5th سمسٹر میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مہوش سلیم کا رزلٹ 4GPA تھا اور زوبیہ سلیم کا 3.97GPA تھا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ کریم انہیں مزید اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

کامیابی

مکرم محمد منیر احمد شمس صاحب مربی سلسلہ ضلع لیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے حنان نجیل احمد نے میٹرک میں 1050 میں سے 898 نمبر لے کر اپنے سکول چلڈرن یونیورسٹی چوک اعظم میں پہلی پوزیشن لی ہے۔ عزیزم وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ مزید اعلیٰ کامیابی کیلئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم مبارک احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھانجے مکرم عبدالمجید صاحب ابن مکرم عبدالحمید صاحب ساکن امیر پارک گوجرانوالہ چار پانچ ماہ سے گردوں اور مثانے میں پتھریوں کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ راولپنڈی کے ایک ہسپتال میں آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد صحت دے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم عبدالحفیظ محمود صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو عرصہ ایک مہینے سے دونوں گردوں میں شدید انفیکشن کی وجہ سے بخار ہو رہا ہے اور شدید کمزوری ہو گئی ہے تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے مولا کریم اپنے فضل سے شفا دے اور ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم قمر الزمان ابڑو صاحب مربی سلسلہ ضلع لاڑکانہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے سب سے چھوٹے بیٹے عزیزم توحید احمد ابڑو واقف نو عمر ساڑھے 19 ماہ تقریباً 4 ماہ کی عمر سے تھیلیسیما کا مرض ہے اور تقریباً ہر ماہ خون لگتا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب زعیم مجلس انصار اللہ باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم رانا ادریس احمد صاحب آف گلاسگو لندن گزشتہ 3/4 ماہ سے شدید بیمار ہیں۔ ہسپتال میں داخل ہیں۔ طبیعت کافی خراب اور قابل فکر ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم محمد صدیق صاحب صدر جماعت چک نمبر 93 ٹی ڈی اے ضلع لیہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ماسٹر (ر) محمد طفیل صاحب چک نمبر 93 ٹی ڈی اے، سیکرٹری تعلیم ضلع لیہ کا باز و موٹر سائیکل سے گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلدی صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔ اور خدمات دینیہ کی توفیق عطا کرے۔ آمین

اعزاز

مکرم سید نادر سیدین صاحب انچارج ناصر سپورٹس کمپلیکس مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو 2012ء تا 2017ء تک کیلئے مندرجہ ذیل ورلڈ مارشل آرٹس فیڈریشن کی طرف سے پاکستان میں اپنا نمائندہ مقرر کیا گیا ہے۔

1۔ ورلڈ آل سٹائل مارشل آرٹس فیڈریشن برطانیہ
2۔ ورلڈ پرسنل مارشل آرٹس فیڈریشن ناروے
3۔ ورلڈ بلیک بیلٹ فیڈریشن امریکہ،
4۔ ورلڈ زین ڈوکا (Zen Doka) مارشل آرٹ اینڈ کک باکسنگ ایسوسی ایشن امریکہ، 5۔ ورلڈ آل کورین مارشل آرٹ ایسوسی ایشن۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو مزید کامیابیاں عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالقیوم ناصر صاحب مربی سلسلہ دفتر وقف جدید مال تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم عبدالمجید ناصر صاحب سابق صدر محلہ دارالیمن شرقی صادق ربوہ بقضائے الٰہی مورخہ 10 ستمبر 2012ء کو بعمر 78 سال وفات پا گئے مرحوم ایک نڈر داعی الی اللہ تھے اپنی ملازمت کیلئے چنیوٹ اور احمد نگر میں بطور سیکرٹری یونین کونسل تعینات رہے اور باوجود مخالفت کے ہمیشہ دعوت الی اللہ کرتے رہے۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے اور باوجود ضعیف العمری کے آخری وقت تک بیت الذکر میں باجماعت نماز ادا کرتے تھے۔ جماعتی خدمات کے حوالے سے آپ صدر محلہ، سیکرٹری مال اور سیکرٹری رشتہ ناطہ دارالیمن شرقی رہے۔ آپ کے والد مکرم ماسٹر محمد مولا داد صاحب نے 1911ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپ کے نانا حضرت میاں سلطان احمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود تھے۔ مرحوم کے پسماندگان میں اہلیہ، 4 بیٹے اور 2 بیٹیاں ہیں۔ خاکسار، مکرم عبدالحمید ناصر صاحب سوئی گیس ربوہ، مکرم عبدالوحید ناصر صاحب سوئی گیس ربوہ، مکرم عبدالقدیر ناصر صاحب ربوہ آپ کی نسل میں خاکسار کے علاوہ دو پوتے مکرم نوید الظفر مربی سلسلہ اور مکرم بلال احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ ہیں۔ مرحوم خلافت احمدیہ سے گہری محبت اور عقیدت رکھتے تھے آخری وقت میں بھی جلسہ سالانہ U.K بڑی توجہ سے سنا اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے محبت کی تلقین کرتے رہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ رحمت اور مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اپرنٹس شپ کے مواقع

فیصل آباد میں واقع ایک ادارے کو دو سالہ اپرنٹس شپ پروگرام کیلئے ایسے افراد کی ضرورت ہے جو ویلڈنگ کے شعبہ کو اپنانا چاہتے ہوں۔ دوران ٹریننگ وظیفہ اور رہائش بذمہ کمپنی ہوگی۔ ایسے نوجوان میٹرک یا مڈل پاس ہوں اور عمر 25 سال سے زائد نہ ہو، نظارت صنعت وتجارت سے فوری رابطہ کریں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

نکاح وتقریب رخصتانہ

مکرم مشتاق احمد صاحب آف چک نمبر 354 ج۔ب قادر آباد ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ زاہدہ پروین صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم ابرار نواز صاحب ولد مکرم محمد نواز صاحب جرمنی کے ساتھ مبلغ سات ہزار یورو حق مہر پر مورخہ 24 جولائی 2012ء کو محترم رانا طاہر احمد صاحب مربی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ نے قادر آباد میں کیا۔ مورخہ 4 ستمبر کو زوج میرج ہال گوجرہ میں تقریب رخصتی ہوئی۔ اس موقع پر مکرم چوہدری میاں منور احمد صاحب امیر ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کیلئے باعث رحمت وبرکت کرے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم شیخ طارق جاوید صاحب ناصر آباد جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بڑی بھابھی مکرمہ شمشاد اختر صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ لطیف احمد اکمل صاحب پچھلے دنوں چھت سے گر گئی تھیں۔ شدید چوٹیں آئی تھیں اور الائیڈ ہسپتال میں داخل تھیں۔ گھر واپس آ گئی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت وتندرستی اور شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور مزید پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

☆......☆......☆

نور ابٹن
حسن کا نکھار روائتی ابٹن
تابانی
ہاتھوں اور چہرے کی تازگی کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

درخواست دعا

مکرم میاں عبدالمالک بشیر صاحب مردان تحریر کرتے ہیں۔

21 ستمبر 2012ء کو یوم عشق رسولؐ کے سلسلہ میں مردان میں بھی جلوس نکالے گئے۔ اس موقع پر جلوس نے ایک گرجا گھر کے علاوہ میری دکان بنام سٹی الیکٹرونکس بینک روڈ مردان کو نہ صرف لوٹا بلکہ بچا کھچا سامان باہر لا کر جلا دیا گیا۔ اور دکان کو اندر سے بھی جلانے کی کوشش کی گئی۔ خاکسار ان دنوں ربوہ میں تھا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم ان لوگوں کو عقل دے اور ہمیں اپنے فضل سے استقامت عطا فرماتا رہے۔ آمین

☆......☆......☆

خبریں

ڈرون حملوں میں 900 شہری مارے گئے امریکی تحقیقاتی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جاسوس طیاروں کے حملے امریکی مفادات کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اسٹین فورڈ اور نیویارک یونیورسٹی کی رپورٹ کے مطابق ڈرون حملوں میں صرف 2 فیصد ہائی ویلیو ٹارگٹ نشانہ بنے۔ جبکہ 8 سال کے دوران 900 معصوم شہری نشانہ بنے جن میں 176 بچے تھے۔

ٹی 20 ورلڈ کپ۔ پاکستان بنگلہ دیش کو ہرا کر سپر ایٹ مرحلہ میں داخل پاکستان ٹی 20 ورلڈ کپ کے اہم میچ میں بنگلہ دیش کو 8 وکٹوں سے ہرا کر سپر ایٹ مرحلہ میں داخل ہو گیا۔ بنگلہ دیش نے پہلے کھیلتے ہوئے 175 رنز بنائے۔ پاکستان نے یہ ہدف 2 وکٹوں کے نقصان پر پورا کرلیا۔

پاکستان بچوں کیلئے دنیا کے خطرناک ممالک میں شامل امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ میں شائع ہونے والی رپورٹ کے مطابق کم عمری میں شادیاں، کم سن ہندو لڑکیوں کو ان کی مرضی کے خلاف جبراً مسلمان کرنا اور نوعمر بچوں کی بڑھتی ہوئی خرید و فروخت نے پاکستان کو بچوں کیلئے ایک تاریک ملک بنا دیا جہاں ان کے مستقبل کیلئے کوئی مناسب منصوبہ بندی نظر نہیں آتی۔ رپورٹ کے مطابق 7 ملین بچے کبھی سکول نہیں گئے جن میں سے 1.8 ملین بچے ایسے ہیں جو حالیہ سیلاب کی وجہ سے سکولوں کے تباہ ہونے کی وجہ سے سکول نہیں جا سکتے۔ رپورٹ کے مطابق پاکستان میں پولیو کینسر کی شرح مسلسل بڑھ رہی ہے۔ پاکستان بچوں کے اغوا کے حوالے سے دنیا کے پانچ خطرناک ترین ممالک میں سے ایک ہے۔

(روزنامہ مشرق 26 ستمبر 2012ء)

معمر ترین ٹینس پلیئر کا اعزاز ارجنٹائن سے تعلق رکھنے والے ایک معمر شخص نے 95 سال کی عمر میں پروفیشنل ٹینس کھلاڑی کا اعزاز حاصل کرلیا۔ 1920ء میں پیدا ہونے والے المیان نامی اس ٹینس پلیئر نے 21 برس کی عمر میں ٹینس محض مشغلے کے طور پر کھیلنا شروع کیا تاہم وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ ملکی سطح پر ٹینس کے باقاعدہ کھلاڑی بن گئے جنہیں حال ہی میں ٹینس فیڈریشن کی جانب سے دنیا کے معمر ترین ٹینس پلیئر کے اعزاز سے نوازا گیا ہے۔

ملازمت پیشہ مائیں زیادہ صحت مند ہوتی ہیں واشنگٹن کے طبی ماہرین نے کہا ہے کہ ملازمت کرنے والی مائیں زیادہ صحت مند ہوتی ہیں۔ یونیورسٹی آف اکرون کی محقق پروفیسر اڈرین فریچ کی تحقیق کے مطابق خواتین کی ذہنی اور جسمانی صحت کیلئے ملازمت مفید ثابت ہوتی ہے۔ پروفیسر فریچ اور ان کی ٹیم نے 2 ہزار 540 ایسی ماؤں پر تحقیق کی جو 1978ء سے 1995ء کے درمیان ملازمت کرتی تھیں جبکہ فل ٹائم ملازمت کرنے والی مائیں پارٹ ٹائم ملازمت کرنے والی ماؤں یا گھریلو ماؤں سے ذہنی اور جسمانی طور پر زیادہ صحت مند ثابت ہوتی ہیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 27 ستمبر	
طلوع فجر	4:33
طلوع آفتاب	5:57
زوال آفتاب	11:59
غروب آفتاب	6:01

راحت جان
تبخیر معدہ، گیس کی مفید مجرب دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

FR-10